

## 5410-نومسلم خاتون کیلئے سورہ فاتحہ پڑھنا مشکل ہے، کیا کرے؟

سوال

میں انگلش زبان بولتی ہوں اور یہی میری مادری زبان ہے، میں عربی زبان سیکھ رہی ہوں اور میں نے اسلام قبول کرنے کے بعد سورہ فاتحہ بھی سیکھ لی ہے، لیکن پھر بھی کچھ حروف کی ادائیگی مجھے سے نہیں ہوتی، اور کچھ کا تلفظ غلط ہے، میں نے کسی فتحی کتاب میں پڑھا ہے کہ جو نماز کے کسی ایک حرف میں غلطی کرتا ہے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے، میں اپنی تلاوت درست کرنے کے لیے ریکارڈ شدہ تلاوت سنتی ہوں، لیکن اس کے باوجود میں غلطی کرتی ہوں، اب یہاں تک بات بہت چکی ہے کہ میں بہت پریشان ہوں، نماز میں کسی بار رک کر صحیح تلفظ ادا کرنے کی کوشش کرتی ہوں، اور متعدد بار ایسا بھی ہو اکہ میں سورہ فاتحہ کو ایک سے زائد بار پڑھتی ہوں مجھے کیا کرنا چاہے؟

پسندیدہ جواب

1- علمائے کرام کے صحیح موقف کے مطابق سورہ فاتحہ کی تلاوت نماز کارکن ہے، اور سورہ فاتحہ کی تلاوت امام، منتبدی، اور منفرد سب پر واجب ہے۔  
چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص نماز پڑھتے ہوئے ام القرآن [سورہ فاتحہ کا نام] نہ پڑھے تو اسکی نماز ناقص ہے۔ آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔ ناقص ہے مکمل نہیں ہے) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں [تو ہی کریں] تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "اپنے دل میں سورہ فاتحہ پڑھو؛" کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنा آپ فرماتا ہے تھے: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نمازا پڑھنے اور بندے کے درمیان آدمی آدمی تقسیم کی ہے، اور میرے بندے کے لیے وہ سب کچھ ہے جو وہ مانگے، چنانچہ جب بندہ کہتا ہے: **(أَنْجَلِهِ رَبُّ الْفَالِيْن)**۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میرے بندے نے میری حمد بیان کی" ، اور جب بندہ کہتا ہے: **(أَنْحَىْنَ الْأَرْجَيْم)**۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میرے بندے نے میری شایان کی" ، اور جب بندہ کہتا ہے: **(غَالِبُ يَوْمَ الدِّيْن)**۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میرے بندے نے میری بڑائی کی۔" راوی کہتا ہے کہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) ایک بار یہ بھی کہا: "میرے بندے نے سب معاملے میرے سپرد کر دیے" ، اور جس وقت بندہ کہتا ہے: **(إِيَاكَ نَفِيْهُ وَإِيَاكَ نُتَّسْعِيْن)**۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "یہ میرے بندے کے درمیان مشترک ہے، اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو یہ مانگے گا" ، پھر جب بندہ کہتا ہے: **(إِيَّاهَا الْقَرَاطُ الْمُتَّقِيْمُ ۸\* صِرَاطُ الَّذِينَ أَنْهَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرَ المُضُّوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الْثَّالِيْنَ)**۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے بندے کی [فرياد] ہے، اور میرے بندے کے لیے وہ سب کچھ ہے جو اس نے مانگا) مسلم: (395)

خداع کے معنی ناتام کے ہیں اور نمازی کیلئے عربی زبان میں صحیح انداز سے سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے، کیونکہ ہمیں قرآن مجید ایسے ہی پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، جیسے نازل ہوا ہے۔

2- جس کیلئے زبان میں کسی مسئلہ کی وجہ سے یا عجی ہونے کی وجہ سے صحیح تلفظ ادا کرنا مشکل ہو تو ایسا شخص اپنی استطاعت کے مطابق عربی زبان سیکھے، اور تلفظ درست کرے۔ اور جو شخص ایسا کرنے کی استطاعت نہ رکھے تو اس سے یہ عمل ساقط ہو جائے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کو اسکی طاقت سے زیادہ کسی کام کا حکم نہیں دیتا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **(لَا يَنْكِفَتِ اللَّهُ لِفَتَأْلَوْنَهَا)**۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اسکی طاقت سے بڑھ کر کسی چیز کا ملکت نہیں بناتا [ابقرۃ: 286]

3- اور جو شخص بالکل سورہ فاتحہ نہیں پڑھ سکتا، یا سیکھنا اس کیلئے مشکل ہے، یا پھر ابھی اسلام قبول کیا اور نماز کا وقت ہو گیا، اور اتنا وقت نہیں ہے کہ سورہ فاتحہ سیکھ لے، تو ایسے شخص کیلئے وضاحت حدیث کی روشنی میں درج ذیل ہے:

عبد اللہ بن ابو اوفی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: "اللہ کے رسول مجھے کوئی ایسی چیز سیکھا دیں جو میرے لئے قرآن کے بد لے میں کافی ہو، کیونکہ مجھے پڑھنا نہیں آتا" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم کو: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَأَنْحَدَ اللَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا إِلَهَ أَكْبَرُ، وَلَا تُؤْمِنُ وَلَا تُؤْمِنُ إِلَّا بِاللَّهِ) [ترجمہ: اللہ پاک ہے، اور تمام تعریفیں

اللہ جی کیلئے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معمود برحق نہیں ہے، نیکی کرنے کی طاقت، اور برائی سے بچنے کی ہمت اللہ کے بغیر بالکل نہیں ہے] تو اس پر اس آدمی نے ہاتھ پڑو کر کہا: "یہ تو سب میرے رب کیلئے ہے! میرے لئے کیا ہے؟" تو آپ نے فرمایا: (تم کو: اللہمَ اغْفِرْ لِي، وَازْخُنْ لِي، وَانْدُنْ لِي، وَاعْفُنْ لِي) [یا اللہ مجھے بخشن دے، مجھ پر رحم فرمائی جسے بخشن دے سے بچے رزق عطا فرماء، اور عافیت سے نواز] تو اس پر اس شخص نے دوسرے ہاتھ کیسا تھ سارا یا اور کھڑا ہو کر چل دیا۔

نسائی: (924)، ابو داود: (832)، اس حدیث کو منذری نے "الترغیب والترہیب" (430/2) میں جید کہا ہے، اور "اللخیص الجیم" (1/236) میں حافظ ابن حجر نے اس کے حسن ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کستے میں:

"اگر قرآن مجید صحیح طرح نہیں پڑھ سکتا، اور نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے اسے سیکھانا بھی ممکن نہیں، تو ایسے شخص پر "سبحان الله، وَالحمد لله، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ" کہنا لازمی ہے؛ کیونکہ ابو داود نے روایت کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: "اللہ کے رسول! میں قرآن مجید یاد نہیں کر سکتا، مجھے کوئی ایسی چیز سیکھا دیں جو میرے لئے قرآن کے بدلتے میں کافی ہو"؛ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم کو: سُبْحَانَ اللهُ، وَالْحَمْدُ لِللهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ) تو اس پر اس آدمی نے کہا: "یہ تو اللہ کیلئے ہے! میرے لئے کیا ہے؟" تو آپ نے فرمایا: (تم کو: اللہمَ اغْفِرْ لِي، وَازْخُنْ لِي، وَانْدُنْ لِي، وَاعْفُنْ لِي) تو اس پر اس پہلے پانچ کلمات سے زیادہ پڑھنا لازمی نہیں ہے؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی پانچ کلمات پر اکتشا کیا تھا، اور مزید کلمات اسے تب سیکھا تے جب اس نے مزید سیکھانے کا مطلبہ کیا" انتہی

اور اگر سورہ فاتحہ کا کچھ حصہ پڑھ سکتا ہو، اور کچھ نہ پڑھ سکے تو جتنی سورہ فاتحہ آتی ہے، اتنی پڑھنا ضروری ہے، اور جتنی سورہ فاتحہ آتی ہے اسے اتنی بار دہرا تے کہ سورہ فاتحہ کی سات آیات کے برابر ہو جائے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کستے میں:

"اس بات کا بھی احتمال ہے کہ صرف "أَنْحَمْ لَهُ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ" کہنا ہی کافی ہو، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (اگر تمیں قرآن یاد ہو تو اسے پڑھ لو، وگرنہ "أَنْحَمْ لَهُ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ" ہی کہہ دو) ابو داود  
"المعنی" (290، 289/1)

آپ نے سورہ فاتحہ کے کسی حرف میں غلطی پر نماز کے باطل ہو جانے کے بارے میں پڑھا ہے، تو اس کے بارے میں وضاحت یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کی ہر غلطی سے نماز باطل نہیں ہوتی، چنانچہ نماز اسی وقت باطل ہو گی جب سورہ فاتحہ کا کوئی لفظ چھوڑ دیا، یا اعراب تبدیل کر دیا جس سے معنی بدل جائے، مزید برآں نماز کے باطل ہونے کا حکم ایسے شخص کے بارے میں جو سورہ فاتحہ کی صحیح تلاوت کر سکتا ہو، یا صحیح تلاوت سیکھ سکتا ہو، لیکن پھر بھی وہ نہ سیکھے تو اسکی نماز باطل ہو گی۔

تناہم اپنی تلاوت کو درست کرنے سے عاجز شخص اپنی استطاعت کے مطابق سورہ فاتحہ پڑھے، چنانچہ کسی غلطی کی صورت میں اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا، اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اسکی طاقت سے بڑھ کر ذمہ داری نہیں دیتا، اور اہل علم کے ہاں یہ اصول مشور و معروف ہے کہ عاجز شخص سے واجب ساقط ہو جاتا ہے" دیکھیں: "المعنی": (2/154)

چنانچہ ایسی حالت میں اپنی استطاعت کے مطابق سورہ فاتحہ پڑھے، اور پھر اس کے بعد "سبحان الله، وَالْحَمْدُ لِللهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ" کے تاکہ سورہ فاتحہ کا جو حصہ رہ گیا ہے اسکا عوض ہو جائے۔ دیکھیں: الجمیع (3/375)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:  
”جو شخص سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے غلطیاں کرے تو یا اس کی نماز درست ہوگی یا نہیں؟“  
تو انہوں نے جواب دیا:

”سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے ایسی غلطی کرنے جس سے معنی تبدیل نہ ہو تو ایسے شخص کی نماز چاہے وہ امام ہو یا مفروض درست ہوگی۔۔۔ اور اگر ایسی غلطی ہو جس سے معنی تبدیل ہو جائے، اور غلطی کرنے والے شخص کو غلطی کا علم بھی ہو، مثلاً۔ (صراط‌الاذین انعمت علیهم) [انعمت کی ت پر پیش پڑھے، اس سے معنی یہ ہو گا کہ: جن پر میں تلاوت کرنے والے نے انعام کیا] اور غلطی کرنے والے شخص کو معلوم ہو کہ [ت پر پیش پڑھنے سے ضمیر متكلّم بن جاتی ہے]، تو ایسی صورت میں اسکی نماز درست نہیں ہوگی، اور اگر غلطی کرنے والے کو علم نہیں ہے کہ اس سے معنی تبدیل ہو رہا ہے، اور اس کا نظریہ یہی ہے کہ ”ت“ پر زبر کیسا تھے ضمیر مخاطب کی ہے، تو ایسے شخص کی نماز کے بارے میں اختلاف ہے، واللہ اعلم“ انتہی

مجموع الفتاوی (22/443)

ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے یہ بھی پوچھا گیا کہ جو شخص نماز میں کسی جری حالت [یعنی: زیر] والے حرفاً کو نصیبی حالت [یعنی: زبر] دے دے تو اس کا کیا حکم ہے؟  
تو انہوں نے جواب دیا:

”اگر اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی، کیونکہ اس نے نماز کو کھلی تماشا بنا لیا ہے، اور اگر اسے علم نہیں تھا تو اس بارے خابد کے دو موقف میں سے ایک کے مطابق اس کی نماز باطل نہیں ہوگی“ انتہی

مجموع الفتاوی (22/444)

سوال پوچھنے والی مسلمان بہن سے ہماری گزارش ہے کہ آپ خوب محنت کریں، اور زیادہ سے زیادہ مشق کریں، بار بار پڑھیں، آپ کسی دوسرا مسلمان بہن کو سنائیں جس کی تلاوت درست ہو، اسی طرح آڑیو کیست، اور ریڈیو سے تجوید کیسا تھے پڑھنے والے قرائے کرام کی تلاوت سنیں۔

اور آپ کچھ پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، آپ اس بات کو دل پر مت لیں، کیونکہ اللہ اپنی مخلوقات سے بخوبی واقف ہے، اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ کون کو شمش اور محنت کرتا ہے، اور کون سستی اور کابلی سے کام لیتا ہے۔

قرآن مجید کی تلاوت کے دوران آپ کو در پیش مشقت آپکی نیکیوں اور اجر میں اضافے کا باعث ہے، چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو آدمی قرآن مجید میں ماہر ہو وہ ان فرشتوں کے ساتھ ہو گا جو معزز اور بزرگی والے ہیں اور جو قرآن مجید الہک کر پڑتا ہے اور اسے پڑھنے میں دشواری پیش آتی ہے تو اس کے لئے دوہر اجر ہے) مسلم: (798)

نووی رحمہ اللہ کرتے ہیں:

”الہک الہک کر پڑھنے والے سے مراد وہ شخص ہے جو کمزور حافظے کے باعث بار بار دہراتا ہے، اس کے لئے دہر اجر ہے ایسے ہے کہ ایک تو تلاوت کا اجر اور دوسرا بار تلاوت اور مشقت اٹھانے کا اجر“ انتہی

آپ کو ایک سے زائد بار دہراتے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ نہیں تھا، بلکہ یہ وسوسوں کیلئے راہ ہموار کرتا ہے، جس سے نماز میں کمی آتی ہے، اور خشوع جاتا رہتا ہے، اور قرآنی آیات کا معنی و مضموم سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے، شیطان بھی اس سے خوش ہوتا ہے؛ کیونکہ اس طرح شیطان نماز می کو تکلیف دیتا رہتا ہے، اور آخر کار وہ شخص نماز سے اکتا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ بہت مربیان اور نبایت رحم کرنے والا ہے، اور وہ ہم پر ہم سے بھی زیادہ رحم رکھتا ہے، اسی لئے ہم پر ایسا کوئی عمل لازم نہیں کرتا جس کی ہم طاقت نہ رکھیں۔

والله اعلم.